سوال

مسجد حرام میں جوتوں سمیت نہیں چلنا چاہیے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد حرام کی زمین پر جوتوں سمیت چلنے والوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسجد حرام کی زمین پر جوتوں سمیت نہیں چلنا چاہیے کیونکہ اس سے ان عوام کے لیے دروازہ کھلتا ہے جو مسجد کا احترام نہیں کرتے اور پانی کے ساتھ گیلے جوتوں سمیت مسجد میں آجاتے ہیں، ممکن ہے کہ ان کے جوتے نجاستوں سے آلودہ ہوں اور وہ اپنے جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہو کر اسے بھی آلودہ کر دیں۔ شریعت کا یہ اصول ہے کہ اگر ایک چیز کے ارتکاب سے خرابی کا کوئی پہلو نکلتا ہو تو واجب ہے کہ اس خرابی کی وجہ سے اسے ترک کر دیا جائے۔ اہل علم کے ہاں یہ قاعدہ معروف ہے: ''جب مصالح اور مفاسد میں اختلاف ہو اور دونوں کا پہلو برابر ہو یا مفاسد کا پہلو راجح ہو تو اس صورت میں مفسدہ کو دور کر دینا مصالح اختیار کرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہو گا۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا تھا کہ کعبہ شریف کی عمارت کو منہدم کر کے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر عمارت کو از سر نو تعمیر فرمائیں مگر لوگ کفر کو چھوڑ کر نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے، اس وجہ سے فساد کے اندیشہ کے پیش نظر آپ نے اپنے اس ارادہ کو ترک فرما دیا۔ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

((لَوْلَا أَنَّ قَوْمَکِ حَدِیثُو عَهْدٍ بِکفر لهدمت الکعبة و بنیتها علی قواعد ابراهیمِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَیْنِ بابا یدخل منه الناس وبابا یخرجون منه)) (صحیح البخاري، الحج، باب فضل مکة وبنیانها، ح: ١٥٨٦ و صحیح مسلم، الحج، باب نقض الکعبة وبنائها، ح: ١٣٣٣۔)

''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمہاری قوم نے کفر کو نیا نیا چھوڑا ہے تو میں کعبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی بنیادوں پر استوار کر دیتا اور اس کے دو دروازے بنا دیتا، ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے سے نکلتے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام